انجا چو نیرمست از بس روشن		دوگشتی لیل حتمہ برنہ ہرتن		انجا آنوخت ہرین از جدید		منشور محمدی ہست جاوید حسن ۱۳۰۰ھ	

منشور رسولان ہم محتاج بخاتم		باخاتم دہرآمدہ منشور محمد		توریت بلاتوریہ انجیل بتجیل		گویان صفت وسیرت بہر زرتجمد	

نمبر	مطبوعۂ ۵ ویں ربیع الاوّل سنہ ۱۳۱۲ ہجری	جلد ۱۲

اشتہار ربیعہ اخبار عشرہ وآبمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت مع محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی

از جناب منشی عبدالعزیز صاحب متخلص بہ اعجاز

لایق حمد ہی خدائے کریم — منعم و مکرم و رؤف و رحیم
خالق و رازق و سمیع و بصیر — حافظ و ناصر قدیم و قدیر
خلق اوسنے کیا حدوث و قدم — ہی وہی خالق وجود و عدم
اوس نے قلب سلیم ہمکو دیا — مذہب مستقیم ہمکو دیا
ہمکو ایسا دیا امام تمام — جسنے حق کو دیا فروغ تمام
سرور انبیا رسول کریم — ملزم دین حق کا در یتیم
اوس زبان و دہان سے ائی واہ — شکر تیرا ادا کروں کیوں کر
ہر سر مو اگر زبان ہوجاے — نہیں ممکن جو کچھ بیاں ہوجاے
ہی یہی آرزو صباح و مسا — دین حق پر ہو خاتمہ میرا
پیرو مصطفےٰ رہوں دایم — راہ اسلام پر رہوں قایم
اوس سے محکم ہوی شریعت حق — کہ ولدی اوس نے سب حقیقت حق
جو ہوا اوسکو قرب رتبہ من — قاب قوسین ہی گواہ سخن
کل رسولونمیں سے بیش کمال — ذات احمد تھی اون سے مالا مال

چار سو سیر بحر مین سیر ہوے — شکر معجزات زیر ہوے
رحمت عالمیں خطاب آیا — یہہ شرف کس رسول نے پایا
معجزے اوس کے ایسے ہیں باہر — دیکھو شق القمر کرای منکر
ہنی منکر کو کر دیا مستور — امر معروف کو کیا مشہور
کوئی ایسا نبی ہوا ہے نہ ہو — معجزہ اوسکا سمجھو قرآں ہو
نفسی نفسی کہینگے پیغمبر — اور یہاں ہوگا امتی لب پر
حد سے افزوں ہین اوسکے اوصاف — کیا کرے وصف آپکا وصاف
جسکا وصاف ہو خدائے قدیر — کون وصف اسکا کر سکے تحریر
یا الٰہی وہ مجکو دے توفیق — وہ چلوں مین جو احمدی طریق
یہی حق ہے یہی محقق ہے — باقی حق حق تمام لبق ہے
نفسی نفسی کہینگے پیغمبر — ساتھ احمد کے حشر ہو میرا
حد سے افزوں ہین اوسکے اوصاف — کیا کرے وصف آپکا وصاف
جسکا وصاف ہو خدائے قدیر — کون وصف اسکا کر سکے تحریر
یا الٰہی وہ مجکو دے توفیق — وہ چلوں مین جو احمدی طریق
یہی حق ہے یہی محقق ہے — باقی حق حق تمام لبق ہے
دشمن دیں کریں نہ خندہ زنی — بندۂ شرمسار ہوں تیرا
اوسکے الفت میں دل کباب ہے — دے مجھے عشق مصطفےٰ یارب
باز رکھ مجھکو شرک و بدعت سے — اوسکی خواہش میں مضطرب ہے
دین حق کا جہاں میں پھیلے نور — امن دے کفر اور ضلالت سے
ساتھ احمد کے حشر ہو میرا — اور سیاہی ہو کفر کی کافور

ہو یہہ اخبار خلق کو مطبوع
روز افزوں ہو اسکو افزایش
اسکی ہو اہل دین کو خواہش
سن تاریخ کا ہی یون انجام
ماشاء اللہ چشم بد دور
ہی ماحی شرک و کفر و بدعت
ہو اسکا جہاں میں بول بالا
واہ وا نور علی نور ای منشور محمد کیا کہنا اسیطرح دنداں
شکن اعدائے دین رہنا حقیقت دین حقہ محمدی بوجوہ حسنہ
مخالفوں پر ثابت کر دکھائے سب کے موہنہ بند ہو گئے۔
چہروں پر ہوائیاں اور گئیں آپ کے مقابلہ میں کسی سے
کچھ بھی بن نہ آئی کسی نے ایک سوال کیا آپ نے ہزار رنگ سے
بہ بینہ بین جواب دیا۔ واللہ آپ کے خیالات بلند ہیں۔
آپ اعلیٰ درجہ کے ارجمند ہیں جب تو آپ کے ہزاروں
مستمند آپ ایسے دلبند خاطر پسند ہین۔ آپ نے نور افشانی
کوکب ہند کو خاک میں ملا دیا درخشانی نور افشاں کو کم
شب تاب بنا دیا آپکا فروغ عالمگیر ہے نور آپکا مثل آفتاب
میتر ہے اہل باطل کے خیالات کا کیا کیا بطلان کیا۔ جاء الحق
وزہق الباطل کا جلوہ ہر کس و ناکس کو دکھا دیا۔ مگر ہاں
اضاف دیگر ہے۔ اعتساف دیگر ہے۔ آپ کے مخالف موہنہ
زوریاں کیا کریں انصاف پسندوں کے میزان خرد میں
حقیقت حق و باطل کی خوب تل گئی دین مسیحی کی کم وزنی
کی کیفیت بخوبی کھل گئی گو وہ راہ راست پر نہ آئیں ہماری
تحریر کو خاطر میں نہ لائیں اگر وہ صراط مستقیم پر قدم نہ رکھیں
در جرعہ شراب طہور حق و یقین چکھیں تو مصداق اس

اس سے آئین کفر ہو مرفوع
اس سے ہی دین حق کو آرایش
اس سے اعدای دین کو ہو کاہش
ہے یہ اخبار مصدر اسلام
ہی کاشف دین حق یہ منشور
ہی حامی ملت و شریعت
بدخواہ کا اسکے موہنہ ہو کالا

خطاب کے کیونکر ہوں۔ ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی
ابصارہم آپ کی تعریف کرنا چھوٹا موہنہ بڑی بات ہے
سچ تو یہہ ہے کہ آپکے ذات مظہر کمالات ہے بایں بے
مہری و کم توجہی اہل اسلام و کساد بازاری علم و عمل و
کم ہمتی ارباب دول مخالفان دولتمند سے مقابلہ کرنا انہی
کا کام ہے ؎ خوش کارنامہ ایست کہ آمد بروی کار +
این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند + بلا کے یکہ تاز
ہو کہ مناظرہ و معرکہ مباحثہ ہو۔ آپ کی اولوالعزمی و بلند
حوصلگی کی ہفت اقلیم میں شہرت عام ہے ؎ با بندو بست
اگر بسخن خنجر و کماں + بر دست و بازوے تو ہزار
آفریں کنند + آپنے مدت یازدہ سال میں دین مسیحیت کا
وہ نظم و نسق کر دکھایا کہ آپکے دشمنوں نے سالہاے دراز
کی جد و جہد میں وہ مرتبہ نہ پایا۔ جس شہر و دیار میں پادری
صاحبوں نے تحریرًا و تقریرًا قانون دین مسیحی کا اشتہار
فرمایا۔ آپکے تعلیم یافتہ لوگوں نے وہ تنسیخ فرمائی اور ایسا
خاکہ اوڑایا کہ پادری صاحبوں نے سوای خاموشی و تسلیم کے
شر اد نہ پایا آپ کی کیا بات ہی بساط مناظرہ میں
شاطران کج باز پر آپکا بر و مات ہے کیا ویرانہ چاں
چلتے ہو عرصہ رزم و ہنگامہ بزم میں کیا مردانہ نکلتے ہو
دلایل مستقیمہ و براہین قویمہ سے مخالفوں کا موہنہ پھیر دیتے
ہو۔ بڑی انصاف دشمنوں سے داد انصاف لیتے ہو۔
علم کی دریا ہو وہ لہریں لیتے ہو کہ اشنایان بحر ضلالت
وغواصان موج خیز جہالت کو تلاطم میں ڈالتے ہو
خود مثل دریتیم با دریا دریا ابر و نخلف ہو با و مخالف شمع
طور کو بجھا نہیں سکتا نور خورشید عالمتاب کو گرد

کوچہ و بازار چھاپہین دشمن اپنے سینہ کو ہزار سپر کریں
لیکن آپکے فقرہ وہ جانگزا ہیں کہ جگر کو پارہ پارہ
سپر کریں خدای توانا آپکا حافظ و ناصر ہے مدام
غالب رہو آپکے تحریر صفات سے زبانِ قلم قاصر ہے
اب میں تمام اہل اسلام کے خدمت مین گزارش
کرتا ہوں کہ اے عزیز ہاتھ مین منشور محمدی کو عزیز
رکھو اور اپنے ملت و مشرب کا اسکو حامی سمجھو اسکی
دستگیری و اعانت و طرفداری و حفاظت بر دم
و زبانی واجب جانو - بر رسولاں بلاغ باشد و بس
آپکو اختیار ہے مانو یا نہ مانو افسوس یہہ ہے کہ میں اسمیں
قابلیت اور اتنی استطاعت و مقدرت نہیں رکھتا -
کہ اس گوہر بے بہا کی خریداری کروں یا زبانی خدمت
گزاری کروں - نہ مجھکو نور افشاں ملتا ہے کہ اوسکے
سوالات کے جوابات تحریر کروں - نہ کوکب ہند
نظر سے گزرتا ہے کہ اوسکو دیکھہ کر کچھہ تقریر کروں -
پس ہزار ہزار آفرین و تحسین اونکی ہمت و لیاقت
پر ہے کہ جو حضرات معرکۂ مناظرہ میں اشہب قلم و
زبان کو جولاں دے رہے ہیں اور بہ امداد زر داد
مروت دیکر ثواب دارین لے رہے ہیں - جزاہم اللہ خیرا -

قبول اسلام

جناب مخدوم بندہ محمد شریف صاحب دام مجدہ
بعد سلام علیکم کے التماس ہے کہ ۵ دسمبر ۱۸۸۳ء کو
مسمی نانک چند عیسائی جو اول سے برہمن تھا محض از روے
تحقیقات کے نوکری مشن چھوڑ کر میرے ہاتھ سے میرے
مکان پر مشرف باسلام ہو گیا ہے اور نام اوسکا عبد الرحمن

اخبار اندین مرر کا نامہ نگار راجپوتانہ ریلوے مین
ایک عجیب سرقہ بالجبر کی کیفیت تحریر کرتا ہے -
نصف شب کیوقت جبکہ ریل اپنی پوری رفتار پر چلی جاتی
تھی ایک آدمی جسکے پاس تلوار تھی کسی حکمت عملی سے اس
گاڑی مین داخل ہو گیا جو عورات کے لئے مخصوص ہوتی
ہے - قبل ازین کہ عورتین غل مچا سکین انکو خوف دلایا
گیا پس انھوں نے اپنا تمام زیور اور جواہرات وغیرہ دیدیا
اب یہہ مقدمہ پولیس کی تحقیقات مین ہے نتیجے بعد
کو اطلاع دیجائیگی - اسلام

ہم اس خبر کو بڑی خوشی سے درج کرتے ہیں کہ قاضی
رضا حسین صاحب رئیس پٹنہ نے ایک موضع جسکی آمدنی
بارہ سو روپیہ سالانہ ہے وقف کر دیا - کل آمدنی کی
دو تہائی پٹنہ کالج میں اور ایک تہائی مدرسۃ العلوم
علی گڈھ میں دیجائیگی - تا دم حیات خود قاضی صاحب اس وقف کا
انتظام کرینگے اور انکے بعد گورنمنٹ متولی ہوگی - قاضی صاحب کی یہ فیاضی اس
قابل ہے کہ دوسرے متمول اشخاص بھی اسکی تقلید کریں - اسلام

بقیہ کوتمام شرمکتی فوج

پھر پنجاب کا رخ کیا دریائے ستلج کے گھاٹ پر پہنچے گئے
آدمی ہوشیار اور چالاک اور لابہ ساز ہی وہاں پھر
عیسائی بن گیا بذریعہ چالان کنسٹبل کے ہمراہ واسطے
شناخت کے پادری گولکہ ناتھ صاحب بہادر کے
پاس مشن جالندہر میں آئے اوسوقت یہہ فقیر بھی پادری
موصوف کے پاس موجود تھا آپکے اوصاف حمیدہ پادری
صاحب پر عیان تھے اونہوں نے فرمایا کہ یہہ شخص مشن
امرتسر کا ہی وہاں جانا چاہئے پھر آپ امرتسر سے ہو کر
لاہور پہونچے وہاں کے مشنریوں پر آپنے ایسا سحر رزم

کیا کراوں کو دم بخود کر دیا اونکو ہتیلی پر بچانے لگے جو کہ سب
مشن کمپنی میں چھپنے کو طیار ہوتی وہ بدون اجازت
آپکے نہ چھپتی تھی ادہر موتی بازار میں آپنے ایک مکان
کرایہ پر لیا وہان مغول کا باپ پڑھنے لگے میخواری
اور عیاشی کا لاہور میں شہرہ ہوا۔ آخر پادریوں نے جھک کر
آپکو سلام کیا۔ ایک گاؤں میں جاکر آپ آخون صاحب
بنگلی تعویذ گنڈے کا بازار گرم کیا کچھ دنوں یوں سیر کی
سنہ میں آپ پشاور میں پہونچے وہاں کے مشنریوں
کو اپنا معتقد بنایا گول کوٹھری میں ایک مکان نہایت
عمدہ آپ کو ملا۔ خوب گلچھرے وہاں اوڑاتے رہے برانڈی
شانپین رم وسکی پیتے رہے جب یہہ راز افشا ہوا وہاں
سے چلدے امرتسر میں جو آئے تو ماہ چہلم تھا ایک
مسجد کے امام بنکر مسلمانوں کو قرآن مجید سنانے لگ گئے
اور عماد الدین کو مباحثہ کا پیغام سنایا۔ کیا مقدر جو
کوئی عیسائی آپکے سامنے چون وچرا کرسکے۔ شعر
تجھسا کوئی نہ زمانہ میں معجز بیاں نہیں + آگے ترے مسیح کے
موںہہ میں زباں نہیں + رمضان کا مہینہ کاٹ کر
وہاں سے چل نکلے۔ دہلی میں آئے کبھی مسلمان کبھی
عیسائی رنگ وروپ بدلتے رہے۔ واہ واہ شعر
گہہ بت شکنم گاہ بکعبہ زنم آتش + از مذہب من گبرو
مسلماں گلہ دارد + الحاصل ایسا عیسائی لابہ کناں
ہندوستان میں مناظرات میں داخل ہے اور کل
مشنریوں کی ناڈی چانتے جیسا ہے اور مشنریوں کے
حیل بیاز اور حکمت عملی سے واقف ہے۔ پس مسٹر عمر صاحب
ر خروسلا بدنا مبردہ کو کمپنی فوج میں داخل فرمایا

اور ہماری سفارش کو منظور فرما کر اونکو کوئی مشنری
کے عہدہ پر ممتاز و سرفراز فرمائیں۔
زیادہ سلام۔ ایلچی خواہ محمد مرزا

خالی عہدہ بنگلہ میجر کمپنی فوج

چونکہ اندنوں اسیانی جنرل و کپتان واجبتہ اد
کوٹ ماسٹر کمپنی فوج کے متعین ہوگئے ہیں بالفعل
ہمارے دانست میں ایک عہدہ بنگلہ میجر کمپنی فوج کا
خالی ہے لہذا درخواست معہ اسناد یہ فقیر مرزا موحد
بشرط منظوری اون عیسائی مہایوں کے جو تد نظر ہیں
آیندہ بطور سفارش تحریر کرے گا۔

تحقیق اناجیل مروجہ یعنی عہد جدید

حامداً و مصلیاً

جاننا چاہئے کہ ہر کتاب کی معتبری اور غیر معتبری کے
دریافت کرنیکا اصلی مدار اوسکے مصنف کی معتبری اور
غیر معتبری پر ہے۔ پس جس کتاب کی معتبری یا غیر
معتبری دریافت کرنی منظور ہو تو **اوّل** یہہ بات
دیکھنی چاہئے کہ اوسکا لکھنے والا معتبر شخص ہے یا نہیں
اگر معتبر ہے تو وہ کتاب بھی معتبر ہے۔ پھر اگر وہ کتاب
معتبر شخص کے طرف منسوب ہوتی ہے تو اسبات کی سند
درکار ہے کہ درحقیقت یہہ کتاب اوسی شخص کی لکھی ہوئی
ہے۔ اور یہہ بات تب تک ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ
ہمارے زمانہ سے اوس کتاب کے لکھنے والے تک سند متصل
ہمارے پاس نہو اور سند متصل ہم اہل اسلام اوسکو کہتے ہیں
کہ کسی معتبر شخص نے اوس کتاب کو اصل لکھنے والے سے
پڑھا ہو۔ پھر اوس سے دوسرے نے پھر اوس سے تیسرے نے

یہاں تک کہ ہمارے زمانہ تک اسیطرح اوسکی گواہی
پہونچی ہو جیسا کہ قرآن مجید کی سند متصل مجھے اسطرح
پہونچی کہ میرے استاد جناب حامی دین و ناصر الدین
وزمرہ محققین و سید المناظرین مولانا مولوی سید احمد علی
صاحب[1] دہلوی اور مولانا ممدوح اوستاد جناب سید السادات
جامع الحسنات و برکات مولانا مولوی محبوب علی صاحب[2]
دہلوی اور اون کے اوستاد جناب شاہ عبد العزیز صاحب[3] دہلوی
آفتاب ہند اور اونکے اوستاد شاہ ولی اللہ صاحب[4]
محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ صاحب کے اوستاد شاہ محمد
فاضل صاحب[5] سندی اور اونکے اوستاد شیخ عبد الحق صاحب[6]
اور اونکے اوستاد شیخ بصری صاحب[7] اور اون کے
اوستاد شیخ عبد الرحمن صاحب[8] یتمی اور اونکے اوستاد
شیخ سجاد صاحب[9] اور اونکے اوستاد شیخ
ابی نصر البلاوی صاحب[10] اور اون کے اوستاد شیخ الاسلام
زکریا صاحب[11] اور اون کے اوستاد شیخ برہان الدین القلقیلی
صاحب[12] اور اون کے اوستاد امام محمد جزری صاحب[13]
اور اونکے اوستاد امام احمد صاحب[14] ابن شیخ الامام
اور اون کے اوستاد امام ابی عبد اللہ الحسن صاحب[15] اور
اونکے اوستاد امام ابی محمد قاسم صاحب[16] اور اون کے
اوستاد شیخ ابی العباس احمد صاحب[17] اور اون کے
اوستاد شیخ ابی داؤد سلیمان صاحب[18] اور اون کے
اوستاد ابی عمرو الدوانی صاحب[19] اور اونکے استاد
شیخ ابی الحسن الطاہر صاحب[20] اور اون کے اوستاد شیخ
علی ابن محمد صاحب[21] اور اون کے استاد شیخ ابی العباس
احمد بن سہل الاستالی صاحب[22] اور اون کے اوستاد
شیخ ابی محمد عبید ابن القبل صاحب[23] اور اون کے
اوستاد امام حفص صاحب[24] اور اون کے اوستاد امام
عاصم صاحب[25] اور اونکے اوستاد ابی عبد الرحمن وزر ابن
حبیش صاحب[26] اور اون کے اوستاد حضرت امیر المومنین
عثمان[27] ابن عفان جامع القرآن اور حضرت عثمان
صحابی اور شاگرد حضرت سید الانبیاء والمرسلین و خاتم النبیین
احمد مجتبیٰ و محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہیں
پس جیسے یہ ستائیس واسطوں سے مجھ تک قرآن مجید
کی سند متصل پہونچی ہے اسیطرح علمای دیندار اہل اسلام
پاس سندیں ہیں کہ وہ اپنے سے لیکر جناب سرور کائنات
و مفخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وازواجہ وسلم تک سند پہنچا سکتے ہیں سو اسیطرح پر
ہم اہل کتاب سے جب سند متصل اناجیل وغیرہ کی طلب
کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ایسی سند متصل ہمارے پاس
نہیں ہے - اب ان کتابوں کے معتبر اور غیر معتبر ٹھہرانے
کو دوسرا قاعدہ بلحاظ شہرت تسلیم کرنا پڑا - اب دیکھنا
چاہئے کہ ان اناجیل وغیرہ کا من جانب اللہ تواتر سے
بھی ثابت ہی یا نہیں سو کہتا ہوں میں کہ انکا منجانب اللہ
ہونا تواتر سے بھی ثابت نہیں کیونکہ ان اناجیل وغیرہ
کا نزول حضرت مسیح پر کسیطرح علماء متقدمین اور متاخرین
مسیحیوں کے اقوال سے ثابت نہیں جس سے سنا یہ ہی سنا
کہ متی اور یوحنا حواریوں نے یہ اپنی اپنی مسیح کے عروج آسمان
کے بعد لکھی ہے متی نے عروج مسیح کے ۳۷ برس بعد اپنی
انجیل لکھی اور یوحنا نے ۹۰ برس بعد پس مسیح کے زمانہ کی لکھی
ہوئی کوئی انجیل نہیں اور اگر کوئی عیسائی کہے کہ متی

کاتب وحی عیسیٰ تھے انھون نے تمام احکام الٰہی جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوے تھے لکھکر بطور مکتوب کے جمع کر رکھے تھے بعدہ کتاب مرتب کی تو کہتا ہونمیں کہ اولاً متی حواری کو علم کتابت ثابت نہیں ہوتا کہ وہ محصول کی چوکی پر چپراسی تھا نہ محرر اگر یہہ علم کتابت جانتے ہوتے تو چپراسیوں میں نوکری کیوں کرتے محرر ہی ہوتے فرض کرو کہ متی صاحب کو لکھنا بھی آتا ہو اور یہہ کاتب وحی ہوں اور اسیطرح یوحنا بھی کاتب وحی ہوں تو ان دونوں کی تحریر میں غلطی کیوں واقع ہوی کہ ایک تحریر دوسری سے نہیں ملتی اور تیسرے پطرس حواری بھی کاتب وحی ہوگا کہ جسنے اپنی شاگرد مرقس سے انجیل لکھوا کر جمع کرائی اور چوتھے حضرت پولوس مقدس بھی شاید حضرات عیسائیون کے نزدیک کاتب وحی ہون گے کہ جنھوں نے اپنے شاگرد لوقا سے انجیل جمع کرائی پھر تو ہمارا رسالہ اعمال کے پہلے باب میں لکھا کہ متی مسیح کے سب کام کہ جس روز سے وہ روح القدس دیا گیا تا عروج آسمان سب لکھ لئے اور یوحنا اپنی انجیل کے آخری باب مین لکھتا ہے کہ اور بھی کام مین مسیح کے کہ جو لکھی نہیں گئی اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہون کہ کتابیں جو لکھی جاتیں دنیا میں نہ سماتیں- پس یہہ کاتب وحی کہتے کہ ایک دوسرے کو جھٹلاتا ہی اور حضرت پولوس تو مسیح کے وقت میں عیسائی بھی نہ ہوے تھے کہ وہ کاتب وحی ہوے نہیں- اب متی کی انجیل کی بابت کہتا ہون کہ متی حواری نے بقول علماے مسیحی جو انجیل عبرانی زبان میں وہ تو اوسی زمانہ میں جاتی رہی تھی دیکھو عیسائیون کی تغییر ہنری اور تغییر اسکاٹ مین سبب گم ہو جانے نسخہ عبری کا یوں لکھا ہی کہ ایونی فرقہ نے جو منکر الوہیت مسیح کا تھا اوس نسخہ مین تحریف کی تھی اور بعد تباہی یروشالم کے نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور انجیل یوحنا کی نسبت استاذ لن اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ انجیل یوحنا کی لاریب اور یقیناً کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے لکھی ہے اور ہارن صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ فرقہ الوجین جو دوسری صدی میں تھا اس انجیل سے اور اسیطرح سب تصنیفات یوحنا سے انکار کرتا تھا کہ یہہ یوحنا کی نہیں اور برشنیدر کہ بہت بڑا عالم محقق تھا کہتا ہے کہ سب انجیل اور نامی یوحنا کی تصنیف نہیں بلکہ شروع دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکھدی ہیں- پس یہہ مختصر بیان تحقیق اناجیل وغیرہ میں لکھا گیا ہے اگر کوئی عیسائی صاحب جواب باصواب عنایت کرین تو باقی اور آیندہ لکھا جائیگا ورنہ عیسائیوں کو لازم ہے کہ اہل اسلام کے سامنے ان اناجیل مروجہ کو کلام نہ کہین کیونکہ کسی طریق سے انکا کلام الٰہی ہونا ثابت نہیں ہوتا- فقط

الراقم حافظ فضل الدین واعظ لاہور-

بقیہ تحقیقات اصل انجیل کے معترض کو جواب

ناظرین اخبار منشور محمدی کو یاد ہوگا کہ تھوڑا عرصہ ہوا جو راقم نے ایک مضمون بنام تحقیقات اصل انجیل شایع کیا تھا جسکا خلاصہ صرف یہ ہی کہ اس انجیل مروجہ حال میں چار قسم کے کلام مخلوط ہے **قسم اوّل** وہ کلام جو بذریعہ وحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوی-

قسم دویم جو حواریوں نے بطور تاریخ کے بچشم خود
دیکھکر نقل کیا قسم سیوم وہ کلام جسکے قایل کا
پتہ ہی نہیں قسم چہارم حل شدہ حاشیہ متن
میں داخل ہوگیا اور ان چاروں قسم مذکورہ بالا میں سے
ہم کلام الٰہی قسم اول ہی کو خیال کرتے ہیں تین قسم
مابعد کو کلام الٰہی نہیں مانتے صرف بمنزلہ تواریخ تصور
کرتے ہیں - اور میاں حنیف صاحب نے ہماری تقسیم مذکورہ
بالا میں جو کلام کی تھی سو اسکا جواب بذریعہ منشور محمدی
نمبر ۲۸ جلد ۱۱ میں بخوبی دیا گیا - ناظرین خود غور
فرماویں جب چاروں طرف سے میرے مجیب صاحب
مہربان ناچار ہوئے تو ایک اجنبی بحث شروع کردی
جسکو میرے مضمون سے کچھ علاقہ نہیں کیونکہ میرے
مضمون کا جواب تو میاں حنیف صاحب کو یہہ دینا چاہئے
تھا کہ وہ اپنے زور علمیت اور معلومات سے ثابت کر
دکھاتے کہ اس انجیل مروجہ حال میں چار قسم کے کلام
مخلوط نہیں ہوئے بلکہ تمہارا دعوی محض غلط ہے - حالانکہ
ایسا معقول جواب میاں حنیف صاحب نہ دے سکے
ہاں اگر مرد میداں ہیں تو ہمارے دعوی کو توڑ کر دکھلائیں
اور وہ جو ہمنے حل شدہ حاشیہ کا متن میں داخل ہونا بموجب
قول پادری نارن صاحب ثابت کردیا ہے اور نیز میاں
حنیف صاحب نے بھی زبانی مان لیا ہے اور ہم نے اس
حل شدہ حاشیہ کے سبب تحریف کی ذگری صاحب موصوف
کے ذمے جاری کی تھی اسکا جواب ہمارے مجیب صاحب نے
ابتک نہیں دیا اور برعکس ہمارے دعوی کے جو بزعم
خود مجیب صاحب نے جواب دیا ہے یعنے درباره الوہیت

حضرت مسیح ۴۰ قریب ۴۰ مقامات کے اناجیل اربعہ
سے نقل کئے ہیں اگر اون کے ہر ہر نشان پر بحث کیجاوے
تو ایک دفتر عظیم بقول حضرت یوحنا حواری اسقدر ہوجائے
کہ جسکی گنجایش تمام جہان میں نہ ہوسکے اور نہ ہمکو اتنی
فرصت ہی جو بیفائدہ سر دردی کریں - چنانچہ مختصر
جواب اسکا یہہ ہے - **اولاً** تو مجیب صاحب کو اس تحریف
شدہ اناجیل سے اپنے دعوی پر استدلال کرنا کمال اضافی
کی بات ہی کیونکہ جب تک اس انجیل محرف کو تحریف سے
بری نہ کرلیں تو حضرت مسیح کی الوہیت کیونکر ثابت کرسکتے
ہیں بالغرض محال اگر انکو مسیح کی الوہیت میں لکھنا ہی
منظور ہے تو ذرہ صبر کریں بندہ نے ایک مضمون درباره
ابطال الوہیت مسیح ۴ علیحدہ لکھا ہے جو عنقریب چھپکر
شایع ہونیوالا ہی اوس مضمون کے جواب میں جتنا چاہیں
حضرت مسیح ۴ کی الوہیت کے بارے میں لکھ ماریں اور
جواب الجواب کے منتظر رہیں دیکھئے تو کیا گل کھلتا ہے -
ہمارا ایک خدا غالب آتا ہی یا آپ کے تین خدا - اور راقم
نے پچھلے مضمون مین بھی یہہ اشارہ کیا تھا کہ درباره الوہیت
مسیح مفتاح الاسرار مصنفہ پادری فنڈر صاحب سے بڑھکر
کوئی کتاب عیسائی صاحبان نے تصنیف نہیں کی اسکا جواب
استفسار مطبوعہ دہلی ۱۲۶۱ ہجری از تصنیف جناب مولانا
مولوی سید آل حسن صاحب کے صفحہ ۳۱ سے ۵۴ تک
مفتاح الاسرار کا جواب موجود ہے علاوہ ازین ان دونوں
ایک جواب مفتاح الاسرار کا جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب
سید ابو المنصور صاحب نے بنام مصباح الابرار نہایت عمدگی
کے ساتھ دیا ہے - مجیب صاحب کو چاہئے ان ہر دو جوابات کا

سیر و مطالعہ فرماویں اور اس اعتقاد تثلیث پرستی سے
توبہ کریں یا اون کے جواب دیں ورنہ بیفائدہ کاغذات سیاہ
کرنے سے کیا حاصل آخر مرنا ہے اور اُس وحدہٗ لاشریک کے
روبرو جانا ہی - دیگر وہ جو میں نے لکھا تھا کہ اناجیل مروجہ حال
متی سے مکاشفات تک ہر ہر فقرے کو کلام الٰہی نہ تصور کریں
اسکے جواب یہاں جو آپنے بزعم خود قرآن شریف سے کل
مجموعہ انجیل کا کلام الٰہی ہونا ثابت کیا تھا اُسکا جواب اب
میں نہیں دیتا کیونکہ اسکا جواب ہمارے طرف سے ایک اہل
اسلام نے جنکا نام آپ جانتے ہوں گے کیونکہ صاحب مضمون اپنے
آپ کو اپنا پرانا دوست قرار دیتے ہین وہ جواب دندان شکن
دیا ہے آپ بھی دیکھکر بفضل خدا خوش ہوے ہوں گے - اگر
تسلی نہوی ہو تو انکا جواب الجواب لکھئے فقط -

الراقم علم الدین جلد ساز لودیانہ -

سوال حل طلب

اکثر عیسائی کہا کرتے ہیں کہ انجیل میں پیشین گوئیاں بہت
ہیں جن سے مذہب عیسوی کی صداقت ظاہر ہوتی ہی برخلاف
قرآن شریف میں کوئی پیشین گوئی نہیں اس لئے تمام عیسائیوں
سے خصوصاً میاں حنیف صاحب و پادری جی - ایل -
ٹھاکر داس صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ براہ مہربانی دو
پیشین گوئیاں چند امورات مندرجہ ذیل کا لحاظ رکھکے
تحریر فرماویں بندہ ممنون احسان ہوگا **امر اول** وہ
پیشین گوئی قبل زمانہ وقوع کے پہلے درج کتاب ہو چکی ہو
امر دوم اُس پیشین گوئی میں قیافہ شناسی اور رمز و معمہ
نہ پائی جاوے **امر سیوم** وہ خبر کسی اگلے نبی سے
منقول نہ ہو جب ان امورات مذکورہ بالا کا لحاظ رکھکر

کوئی عیسائی پیشین گوئیاں انجیل سے بیان کریگا تو انکا
دعوٰی صحیح ورنہ غلط ہوتے ہیں کیا کلام ہے -

الراقم الدین جلد ساز لودیانہ -

قبول اسلام

ہمارے شہر لودیانہ میں مسمی عطر سنگھ قوم جاٹ ساکن
موضع اتر یاکہ ضلع جالندہر بتائید غیبی مشرف باسلام ہوا -
اب انکا نام عبداللہ رکھا گیا ہے خداوند کریم توفیق نیک
عطا فرماوے - فقط +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

این ہمہ تنقیح حق و باطل ست ۱۳

ابطال مسئلہ تثلیث

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و
نبیہ وحبیبہ علی آلہ وصحبہ وزیارتہ اجمعین -

اما بعد

کوئی شئے اور کوئی بات دنیا میں ایسی نہیں جسکے اثبات
یا نفی کے لئے دلیل عقلی یا نقلی نہو ہر ایک شئے کے لئے یا
تو عقلی دلیل ہوگی یا نقلی مگر مسئلہ تثلیث جسکے قایل و
مقر و معتقد عقلای یورپ مسیحی المذہب ہیں - یہ مسئلہ
تو دلایل عقلیہ سے لگاؤ کہاتا ہے نہ براہین نقلیہ سے اسکا
کچھ ٹھکانا ملتا - بفحوای حکم الشئی یعطی ویفہم ہر ایک آدمی
کو اگرچہ وہ عقیل و فہیم کیوں نہو اپنا اور اپنے مذہب
اور اسکے دلایل کا عیب پورا پورا معلوم نہین ہوتا
مگر طالب حق کا یہی لازمہ دستور ہی کہ بعد کسی دوست
و خیر خواہ کے کسی شئی کے حسن و قبح پر آگاہ کرانے اور
جتلا دینے کے معًا اسپر خبردار ہو جاتا ہے -

ہمارے پیارے عیسوی مجبوں سے جنکی عقلمندی مشہور
چار دانگ عالم ہے نہایت تعجب ہے کہ باوجود علمائے اسلام
بار بار بطلان مسئلہ تثلیث بدلایل نقلیہ وعقلیہ تحریرًا
وتقریرًا ثابت کرنے اور جنکا رد شافی وجواب کافی
آجتک اُنکے لسان وقلم سے محال ہونے کے اپنی ہٹ
دہرمی و باطل ارائی سے اسی مسئلہ میں بحث وگفتگو
کیا کرتے ہین اس لئے اس فقیر پر لازم ومتحتم ہوا کہ
اِس مسئلہ کی تردید بدلایل عقلیہ ونقلیہ بیان کرے

مخفی نرہے کہ علماء مسیحی قدیمًا وحدیثًا
معترف ومقر اس بات کے ہین کہ اثبات عقیدہ
تثلیث کے لئے دلیل عقلی کا ملنا غیر ممکن اور وہ ایک
سر منجملہ اسرار الٰہی ہے چنانچہ پادری **فاندر** صاحب
جو عیسویوں میں سنجیدہ وصاحب تمیز اور فہم وفراست
وذہن وذکاوت میں تیز ہیں اپنی کتاب میزان الحق
کے باب ۲ فصل ۳ میں تحریر کرتے ہیں (''اس بات کی
کیفیت ہم سے تشخیص نکی جائیگی بلکہ کسی آدمی کی طاقت
نہیں کیونکہ ایک ایسی بات ہے کہ خدا کے پاک ذات
کے بھید دل سے علاقہ رکھتے ہیں انتہی'')

صاحب مفتاح الاسرار نے جب اسکے ثبوت میں عجز
کا بیڑا اٹھایا تو صاف یہہ کہدیا اور اسبات پر اقرار
کیا کہ مسئلہ تثلیث کو سمجھ نہیں سکتے اور **مولف**
دافع البہتان نے اسی کی تقلید کی **ان شواہد** سے
اس مسئلہ کا غیر معقول اور دور از فہم فہیم ہونا بخوبی
ثبوت کو پہنچا اور اسپر کسی دلیل عقلی کا قیام دشوار
معلوم ہوا۔

جب میں نے اس مسئلہ کو دلایل نقلیہ پر عرض کیا تو بلاریب
وشک یہہ معلوم ہوا کہ نقلی بھی باعلاے صوت اسکی
رد وانکار ہی **آدم ابو البشر** سے عیسیٰ علیہا السلام تک
چار ہزار چوتیس برس کا زمانہ بقرار داد یہود ونصاریٰ
گذرا اس عرصہ دراز وزمانہ دیرباز میں اللہ واحد
ولاشریک نے بہت سے انبیاء ومرسلین واولوالعزم کو ایک
صحیفہ وکتاب کے ساتھہ ہدایت عالم کے لئے مبعوث فرمایا۔
کوئی نبی نے کسی وقت اس مسئلہ کو زبان پر لایا نہ کسی
رسول نے اسکی تلقین اپنے امتیوں کو کی نہ کسی اولوالعزم
نے اسکی خبر اپنے امت کو دی **اور** تمامی کتب سماوی
کو ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا کہ کہیں اومنیں صراحتًا تو
کجا کنایہ واشارہ کے طور پر بھی اس مسئلہ کا ذکر نہین
اگر یہہ مسئلہ اصول وایمان ونجات سے قرار پاتا اور
واجب الاعتقاد ہوتا تو ضرور خداوند تقدس انبیاء
ومرسلین واولوالعزم پیغمبروں کو اسکی تلقین فرماتا۔
اور انکے صحیفوں وکتابوں میں اسکا ذکر ہوتا اور وے
انبیاء ومرسلین واولوالعزم اپنے اپنے تابعداروں کو
اسکی تعلیم کرتے۔

نہایت تعجب کا مقام اور سخت افسوس کی جاہے
کہ موسیٰ علیہ السلام سا اولوالعزم پیغمبر اپنے کتاب مقدس
توراۃ میں اور دوسرے انبیا اپنے کتب وصحایف میں
بہت سے ایسے باتیں جنکو دین وایمان وملت وکیش
سے کچھہ بھی تعلق نہین بلکہ اُن سے دین وملت کی تضلیل
ہوا اور بہت سے انبیاء ومرسلین کی توہین اور اونکی
نبوت ورسالت میں عیب لگتا ہو بیان فرماویں اور

ایسے نجات دہندہ مسئلہ کو چھوڑ دیں اور بغیر تلقین
امت اس دار فانی سے رحلت کریں ممکن ہے کہ ایک نبی
یا رسول اس سے فراموش ہو گیا ہو مگر ہزارہا انبیاء و مرسلین
کی نسبت ایسا گمان کیونکر ہو سکتا ہے ان الظن لا یغنی
عن الحق شیئا -

قطع نظر اسکے خود جناب عیسیٰ علیہ السلام نے عروج الی السماء
تک اپنے ارشادات صحیحہ و مواعظ حسنہ میں خدای واحد
ولاشریک کا یکتا ہونا بطور واضح ثابت فرمایا اور کبھی صاف
یہہ نہ کہا کہ میں ہی خدا ہوں یا اقنوم ثلاثہ سے ایک
اقنوم بلکہ توحید الٰہی کو اپنے اگلے ہم منصبوں کی طرح
عالم و عالمیوں پر ظاہر کیا -

جب میں نے اس ارشاد فیض و ہدایت بنیاد کو میزان رین
و دانش میں تولا تو توراۃ اور اگلے صحایف کے بالکل
موافق پایا -

صاحب مفتاح الاسرار جو عیسویوں کے بڑے محقق و حامی
دیں ہیں اُسی کتاب کے باب اول کے فصل اول میں لکھتے
ہیں "لیکن اس علاقہ اور دوستی کو اسکے قیام و صعود سے
پہلے کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا اس حال میں جو مسیح پردہ
کہتا کہ میں خدا ہوں تو اس وقت لوگ ایسا سمجھتے کہ گویا
وہ بحسب ظاہر انسانیت کی نسبت خدا ہے اور یہہ بات
بالکل باطل اور برخلاف ہوتی انتہی -"

بلحاظ ان تمام لحاظات اور بسبب عدم مساعدت دلائل
عقلیہ و نقلیہ کے فحول عقلای فرنگستان نے جنکی عقلمندی
کا لوہا آجتک مانا جاتا ہے اس مسئلہ غیر معقول کی تردید و
تخریب پر کمر ہمت چست فرمایا چنانچہ سن ۳۲۵ عیسوی
میں یونان کے گرجہ کا ایک بڑا عالم و فاضل آریس نامی ہے
دوسرے اقنوم یعنے اقنوم ابن کو مخلوق بتایا ہے اور
اپنا اعتقاد اس بارہ میں یوں لکھتا ہے کہ باپ قدیم
اور بیٹا جسکو ہم کلمہ کہتے ہیں حادث ہے اور بعد پھر
تہوتری عبارت کے یہ تحریر کیا کہ پھر مریم کنواری اور
روح القدس سے وہ ظہور پکڑا اس سے یہ نتیجہ ملا کہ
مسیح مجموعہ دو چیز کا ہے ایک کلمہ اور دوسرا بدن اور
یہہ دونوں حادث ہیں پھر ثبوت مسئلہ تثلیث کا
کیونکر ہوگا -

قطع نظر اُن امور مذکور الصدر کے خود دلالت عقل
سلیم کی اس بات پر ہے کہ اگر مسئلہ تثلیث مسئلہ تعلیمی مسیح
ہوتا تو ضرور بموجب بیان شارع کے اسکا اعتقاد سب
مین یکسان ہوا ہوتا کیونکہ عند العقل و عند الشرع
یہہ امر ثابت ہے کہ انبیاء و مرسلین کی روش تعلیم الٰہیات
میں ایک ہی طور و طرز پر ہوا کرتی ہے -

جب میں نے اقاویل علماء دین عیسوی کو ملاحظہ کیا تو
ایمین اسقدر جہ سخت اختلاف پایا کہ میری دانست میں
کسی اور دین و ملت کے اعتقادیات میں اتنا اختلاف
نہیں ہے مشتی نمونہ از خروارے یہاں دو قول پر
اکتفا کرتا ہوں **اوّل** فرقہ ابیونی کا یہ اعتقاد ہے
کہ پیدائش عیسیٰ بقوت روح القدس ہے نہ بقوت
اَب یعنے باپ **دوم** فرقہ دوسیتی کا عجیب و غریب
اعتقاد ہے وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ سے کئی قسموں
کے ارواح نکلے جن میں سے ایک مسیح تھا اس اعتقاد
سے صاف معلوم ہو چکا کہ امثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اور بھی بہت سے موجود ہیں تو تخصیص عیسیٰ کی درجہ
الوہیت میں تخصیص بلا مخصص ہے اور عیسویوں کا دعوے
مجرد اسکا مخصص ہو نہیں سکتا اس بیرے دعوے کا مصدق
صاحب حل الاشکال ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے "کہ مسیحی
کہ انگلش اور جرمن اور اور ملل فرنگستان کے بعض علماء و
فاضلوں نے مسیح کی الوہیت کا انکار کیا مگر یہہ باعث مسیح
نہیں کہ وہ انجیل کو مانتے تھے یا مسیحی حقیقی تھے بلکہ
جس بات کو جی چاہا اور انکے عقل میں آیا اُسے مانا اور
مابقی کو نہ مانا انتہی ملخصاً")
اگرچہ مولف حل الاشکال نے اپنے مذہبی بھائیوں کو
الزام انجیل کو نہ ماننے اور پابند عندیات نفس و اتباع
عقل ہونیکا دیا ہے مگر ہمیں انصاف سے بالتعصب یہہ
کہنا ہوں کہ فرقہ بالا مذکور نے اس مسئلہ کے انکار پر
فقط پابند عقل نہیں رہا بلکہ اولاً پابندی نقل کی اور
ثانیاً پابندی عقل کی کی - اگر وے منکرین انجیل سے
ہوتے تو کیوں اپنے کو عیسوی کہلاتے انکا عیسوی
کہلانا اور اس مسئلہ تثلیث سے انکاری ہونا بین دلیل
انکے تحقیق اور اس مسئلہ کے غیر معقول ہونے پر ہے -
الحاصل یہہ مسئلہ تثلیث نہایت بے بنیاد ہی اسپر
کوئی دلیل نقلی و عقلی موجود نہیں بلکہ ہزارہا دلایل عقلیہ
و نقلیہ اسکے بطلان پر موجود و قایم ہیں ہم اُن دلایل
بے بہا کو اسوقت معرض تحریر میں لاوینگے جب کوئی
عیسائی معتقد تثلیث اس ہمارے تحقیقانہ و تدقیقانہ
تحریر پر کچھہ قلم فرسائی کرے -
ای ہادی برحق تو ہمارے عیسائی بھائیوں کو اور

ان سب قوموں کو جو تیرے سچے اور کامل کلام سے بھٹکے
ہوے ہیں ایسی توفیق دے کہ وے بلا تعصب و طرفداری
تیرے سیدھے راہ کے متلاشی ہوں اور تیرے دین برحق
کو جو اسلام ہے قبول کرکے حیات ابدی و شفاعت محمدی
مین داخل ہوں - آمین ثم آمین وصلی اللہ علی محمد و آلہ
وصحبہ وسلم الی یوم الدین ✱
کتبہ المسکین المفتقر الی ربہ العلی ابن عبدہ وابن امتہ السید
محمد فخر الدین النقوی الغزی غفر اللہ لہ
بلطفہ الخفی والجلی -

قبول اسلام

جنابمن - دو شخص نامی عیسائی بسعی مولوی غلام نبی صاحب
امرتسری مشرف باسلام ہوے - اول پادری غلام مسیح
مشہور مرزا نواب بہادر بادشاہ دہلی جو ۲۵ سال سے
عیسائیوں کے دھوکہ میں آگیا تھا اور اتنی مدت تک مشن
میں پادری کا کام کرتا تھا انہوں نے ۲۵ سال میں ۱۵
شخصوں کو بطمع لالچ وغیرہ عیسائی کیا تھا بہدایت غیبی
۱۲ ماہ صفر کو بمقام بٹالہ کمشنری ارتسر دین اسلام قبول
کیا انکا وعظ جس روز اسلام مین آئے دو باتوں پر تھا
ایک ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از توریت و انجیل
و ابطال تثلیث از انجیل چنانچہ جملہ حضار مجلس نہایت خوش
ہوے اور کلمہ مرحبا و جزاک اللہ انکے حق مین کہتے تھے
بلکہ اونھون نے یہہ بھی فرمایا کہ اگر وہ عیسائی اسوقت
میرے روبرو ہوتے تو بفضل الٰہی اسیوقت انکو دین اسلام
مشرف کرتا - اب انکا نام مرزا غلام احمد رکھا گیا ہے -
دوسرے مسمی نانک مسیح انکا نام عبد الرحمن رکھہ کر مدرسہ

دیوبند میں بجہت حصول علم دین بغراہمی چندہ مہیجد یا ہے۔
باقی آیندہ - حاجی عنایت اللہ مقام امرتسر ۲۰ صفر سنہ ۱۳۳۰ھ

قبول اسلام

صاحب مہتمم منشور محمدی سلامت -
سلام مسنون کے بعد التماس ہے - چند روز ہوے ایک شخص
کرستان رومن کیتہولک مسمی **ڈی آرمس** باشندہ
مدراس جسنے پادری ہونیکے لئے بارہ سال تک **میبل**
خوانی میں اوقات صرف کی تھی اور زبان لاتین سے بھی
واقف اور بمبئی میں کئی سال مذہب نصاری کی جا بجا منادی
کیا کرتا تھا بہدایت ہادی مطلق جناب مولوی حکیم مرزا
محمد صاحب کے ہات پر بیعت کرکے اسلام کی دولت کو حاصل
کیا اور نام اسکا عبد الصمد رکھا گیا - اب یہہ شخص اسلام کے
جانب سے ہر روز منادی دین اسلام کی کر رہا ہے چنانچہ
انکے وعظ سے پرسوں ایک شخص رامی نام قوم کا مدلیار
عمر ۳۵ برس کی اور مدراس کا باشندہ مسلمان ہوا اور
اسکا نام عبد اللہ رکھا گیا +
راقم محمد ہاشم ایجنٹ منشور محمدی بمبئی -

اشتہار اشاعت الاسلام

سب مسلمانوں کو بشارت پہنچاتی ہے کہ بمبئی میں ایک انجمن
بنام اشاعت اسلام قایم ہوی ہے جسکا اصل منشا یہہ ہے کہ
حتی الوسع ایسی تدبیر بہم پہونچا کر عمل میں لاوے جن سے
دین اسلام مختلف فرقوں میں رایج و شایع ہو اور ایک جماعت
واسطے تردید اعتراضات عیسائیوں کے اور واسطے وعظ و دعوت
اسلام کے مختلف ملکوں میں قایم کرے تاکہ پادریوں کے اغوا سے عوام
کو اطلاع ہو اور انکے دام تذویر میں گرفتار ہونے سے

باز رہنے میں ساعی ہوں -
شرکاء انجمن کے تین طبقے ہیں اول طبقہ میں حامی انجمن
اشاعت اسلام ہیں وہ صاحب شمار کئے جاوینگے جو اولی
درجہ سو روپیہ پیشگی یکمشت داخل انجمن فرماوینگے -
طبقہ دوم معین انجمن اس طبقہ میں وہ صاحب شمار ہونگے
جو پیشگی اولی درجہ بارہ روپیہ سالانہ ادا کرینگے -
طبقہ سوم رکن انجمن اس طبقہ میں وہ اشخاص شمار کئے جاوینگے
جو صاحب ایک آنہ سے لیکر ایک روپیہ تک ماہوار پیشگی
داخل انجمن کرینگے علاوہ بریں جو صاحب از روے حمیت اسلام
بغیر لحاظ قلیل و کثیر رقم یکمشت داخل انجمن فرماوینگے وہ
عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہونگے لہذا جو صاحب اس
کار خیر میں شریک ہونا چاہیں وہ حکیم الطاف حسین خان صاحب
متوطن مصطفے باد رام پور حال مقام بمبئی محلہ بہاؤ نگری
مکان نمبر ۱۲۲ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام سے خط و کتابت کریں

رسید زر

جن حضرات نے اپنی عنایت سے قیمت اخبار منشور محمدی عنایت
فرمائی ہے انکے نام نامی بمشکوری تمام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں
جناب نواب میر مراد علی خاں صاحب بہادر گلبرگہ محل بوساطت
جناب منشی عبد الرحیم صاحب — للعہ ۴
جناب محمد عبد اللہ خاں صاحب چیف کنسٹبل سیونی — للعہ ۳
جناب محمد قاسم صاحب دراپس من عدن بوساطت
جناب محمد ہاشم صاحب ایجنٹ منشور محمدی بمبئی — للعہ ۵
جناب میان محمد عبد الرحمن خان صاحب بمبئی بوساطت
جناب محمد ہاشم صاحب ایجنٹ منشور محمدی بمبئی — للعہ ۴
جناب مولوی حکیم مرزا محمد صاحب بمبئی بوساطت ایجنٹ مذکور حصہ

مطبع مجرا الاسلام بگلور میں محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +